کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتؤمنون باللہ

سلسلہ اشاعت و تالیف نمبر ۲

شہادۃ النحاریر علیٰ حرمۃ المزامیر

مرتبہ

احقر الانام الراجی رحمۃ اللہ العلی المدعو بہ احمد علی المقیم دروازہ شیرانوالہ لاہور

المشتہر

شعبۃ التالیف والاشاعۃ الملحقہ لانجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

باہتمام میاں نور الحق رفاہ عام سٹیم پریس لاہور میں طبع ہوئی

بار دوم ۔ تعداد ۲۰۰۰

اعلان

برادران اسلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ انجمن خدام الدین کا ایک دینی مدرسہ ہے جسمیں علاوہ مذہبی تعلیم کے طلبہ کو کسب بھی سکھایا جاتا ہے۔ تاکہ طلبہ۔ فارغ ہونے کے بعد سوائے خدا تعالےٰ کے دنیاداروں کے دستِ نگر نہ ہوں۔ علاوہ اسکے مسلمانوں کی مذہبی نقطہ نگاہ سے معاشرتی واخلاقی اصلاح کے لئے مندرجہ ذیل رسائل بتعداد ذیل مفت شائع کر چکی ہے ان رسائل پر متعدد محقق علماء کرام کے دستخط بھی ہیں۔ اور بفضلہ تعالےٰ یہ رسائل مختلف صوبہ جات ہند میں تقسیم ہوتے رہے ہیں۔ لہذا جو لوگ اس مبارک خدمت میں حصہ لیکر عنداللہ ماجور ہونا چاہیں۔ وہ ناظم انجمن خُدام الدین کے نام پر ہر طرح کی خط و کتابت یا ارسال زرِ اعانت فرما سکتے ہیں

تفصیل رسالہ جات مع تعداد اشاعت

رسالہ	تعداد
(۱) تذکرۃ الرسوم الاسلامیہ (چہار مرتبہ)	۹۰۰۰
(۲) شہادۃ النحارير علی حرمۃ المزامیر (دو مرتبہ)	۵۰۰۰
(۳) اسلام میں نکاح بیوگان	۲۰۰۰
(۴) احکام شب براءت	۴۰۰۰
(۵) اصلی حنفیت	۱۰۰۰۰
میزان کل	۳۰۰۰۰

نوٹ نمبر ۱۔ ایک رسالہ بنام ضرورۃ القرآن بھی شائع ہوا ہے۔ جس کی قیمت ۲ر ہے بیرونی اصحاب کو ۲ر کے ٹکٹ آنے پر بذریعہ ڈاک بھیجا جا سکتا ہے جو صاحب انجمن کے تمام رسالے شائع شدہ منگوانا چاہیں۔ تو لہر کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۲۔ سوائے ضرورۃ القرآن کے باقی رسائل فقط ار کے ٹکٹ صرف ڈاک آنے پر مفت بھیجے جا سکتے ہیں اور اگر ضرورۃ القرآن بھی منگوانا ہو تو پھر لہر کے ٹکٹ ارسال کئے جاویں

المعلن
احمد علی عفی عنہ ناظم انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

برادرانِ کرام۔ انسان دنیا میں خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے آیا ہے لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ ہر وقت ہر حال میں ہر ایک موقع پر اس بات کا لحاظ رکھیں کہ کوئی کام ایسا نہ کریں جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو۔ اور اگر کسی بھائی سے ایسی غلطی ہو۔ تو دوسرے کا فرض ہے۔ کہ حقِ اخوت ادا کرے اور اپنے غلط کار بھائی کی دلالت علی الخیر سے دستگیری کرے۔ تاکہ دونوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو شعر

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست

در پریشاں حالی و درماندگی،

پیارے بھائیو۔ اس مذکور الصدر قولے اور بے چینی نے مجبور کیا۔ کہ باجے کے متعلق اپنے مسلمان بھائیوں کو خدا تعالیٰ اور اسکے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پہنچا دوں۔ اور بارگاہ صمدی عزّ شانہٗ سے استدعا کروں۔ کہ وہ اپنے فضل و کرم سے میرے بھائیوں کو اس قبیح رسم سے نجات دے جس سے کہ انکا دین و دنیا دونوں برباد ہو رہے ہیں۔ کیونکہ جب خدا تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو جائیں۔ تو پھر دینداری کا کیا مزہ اور ایسی دنیا سے کیا حاصل

شعر۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم　　نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

قرآن مجید و فرقان حمید

کے

اشارات متعلقہ باجہ

عزیز بھائیو۔ غالباً کسی شخص کو بھی اسمیں شک نہیں ہوگا۔ کہ باجا بجوانا دین نہیں ہے۔ بلکہ کھیل اور تماشا ہے۔ اور اس امر پر فخر کرتا ہے۔ کہ ہم دوسروں سے کم نہیں ہیں۔ اور اس امر کا ظاہر کرنا مقصود ہے۔ کہ بفضل خدا ہمارے پاس روپیہ کافی سے زائد ہے۔ علاوہ اسکے باجہ بجوانے والے یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ باجہ کے سوا برات بے زینت ہے۔ برات کی دھوم دھوم باجے کے ساتھ ہونے ہی سے ہے۔ ورنہ سالن بے نمک کی طرح بدمزہ ہے۔ ان مقاصد کے متعلق۔

ارشاد باری جل مجدہ

ملاحظہ ہو

قولہ تعالیٰ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِیْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَفِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ

ترجمہ۔ جان لو کہ دنیا کی زندگی کھیل اور تماشا اور زینت اور آپسمیں فخر کرنا اور مالوں اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ہی ہے مثل بارش کے کاشتکاروں کو اسکا سبزہ اگنا پسند آتا ہے پھر خشک ہو جاتا ہے۔ پھر تو اسے زرد شدہ پائیگا پھر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ کیطرف سے مغفرت اور رضا ہے اور دنیا کی زندگی سوائے دھوکے کے سامان کے اور کچھ نہیں

بھائیو۔ اس میں شک نہیں۔ کہ باجہ بجوانا لغو (بیہودہ کام) ہے۔ کیونکہ دین تو ہے نہیں۔ علاوہ اس کے دنیا کے نفع کے بجائے سراسر نقصان ہے کیونکہ اپنی حلال کی کمائی مراثیوں اور بھانڈوں کی نذر کرنی پڑتی ہے۔ اور لغو اس کام کو کہا جاتا ہے۔ کہ جس میں نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا۔

فرقان حمید کا اعلان

متعلق

لغو ملاحظہ ہو

قولہ تعالیٰ۔ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا

ترجمہ۔ اور وہ لوگ جو جھوٹ کی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی بیہودہ کام پر گذرتے ہیں۔ تو بزرگانہ روش سے گذرتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ

ترجمہ۔ اور وہ لوگ جو بیہودہ کاموں سے منہ موڑنے والے ہیں۔

قولہ تعالیٰ۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ

ترجمہ۔ اور لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو کھیل کی باتوں کو خرید کرتے ہیں تاکہ بن سمجھے اللہ تعالیٰ کے راستہ سے گمراہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ پر تمسخر کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

عزیز بھائیو۔ جب بندہ کہلوایا ہے تو بندہ بن کر دکھا دو۔ یعنی حکم شاہنشاہی کے آگے سر جھکا دو۔ اور اغراض نفسانی کے پورا کرنے کیلئے جو سرکشی کر رہے ہو

ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ البتہ ضرور ہی میری امت میں سے لوگ شراب پیئنگے۔ اور اسکا نام شراب کے سوا کوئی دوسرا رکھ لینگے اور انکے روبرو آلاتِ لہود باجہ۔ طنبور۔ سارنگی۔ طبلہ وغیرہ بجائے جائینگے اور گانے والی عورتیں انکے سامنے گائیں گی۔ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ زمین میں غرق کریگا۔ اور انمیں سے بعضوں کو بندر اور خنزیر بنائیگا +

عزیز بھائیو۔ آپ نے سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین کے ارشادات کو سنا چونکہ ہم مسلمانوں نے حسب وعدہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامنگیر بنایا ہے اور انکے ہر حکم کی تعمیل کو اپنا فرض سمجھکر اپنا نام مسلم رکھوایا ہے۔ لہذا ہمارا فرض ہے۔ کہ ارشادات نبوی کی قدر کریں۔ اور جس کام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوں اسے چھوڑ دیں۔ مثلاً جب باجہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعنت بھیجتے ہیں۔ تو ہم مسلمان کہلا کر کیوں بجائیں۔

اور جب باجہ بجانے والوں کے متعلق زمین میں غرق ہونیکی پیشینگوئی آپ فرمائیں تو ہم مسلمان کہلا کر اپنے آپ کو کیوں ایسے عذاب کیلئے تیار کریں۔

اور جب باجہ بجانے والوں کے متعلق آپ بندر اور خنزیر بننے کی خبر دیں۔ تو پھر ہم کیوں ایسی ملعون قوم میں اپنا نام لکھوائیں۔

اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باجے کی آواز سنکر کانوں میں انگلیاں دیدیں۔ اس ناپاک کام سے جب ہمارے پیارے محبوب کو ایسی نفرت ہو تو پھر ہم سچے محب کہلا کر کسطرح ایسی ناشائستہ حرکت کو جائز رکھیں۔ بلکہ اپنی حلال کی

کمائی کو ایسے بُرے کام میں صرف کریں۔ خداوند تو اپنے حبیب پاک فداہ ابی و اُمی کی طفیل سے ہمیں اس بُرے کام سے بچا۔ آمین یا الہ العالمین۔

میرے احناف بھائیو فقہاءِ عظام کی
معتبر کتابوں کے فیصلے بھی سُن لو

مبسوط میں ہے

استماع الملاھی والتغنی کلھا حرام انتھیٰ۔

ترجمہ۔ آلات لہو (باجہ وغیرہ) اور گانا سُننا سب حرام ہے۔

محیط میں ہے

التغنی والتصفیق بھا واستماعھا کلھا حرامٌ

ترجمہ۔ گانا سننا اور تالی بجانا اور ان چیزوں کا سننا سب حرام ہے۔

نہایہ میں ہے

التغنی والتصفیق والطنبور والبربط والدف وما اشبہ ذالک حرام

ترجمہ۔ گانا سننا اور تالی بجانا اور طنبور اور بربط اور دف اور جو بھی اس قسم کی چیزیں ہیں سب کا سننا اور بجانا حرام ہے۔

عزیز بھائیو۔ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پیش کر چکا ہوں۔ دراصل قرآن پاک کا حکم ہی کافی تھا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات اس لئے پیش کر دئے ہیں۔ تاکہ آپ کو یہ شبہ نہ رہے۔ کہ جو کچھ عرض کر رہا ہوں وہ منشاء الٰہی نہیں ہے۔ بلکہ خود ساختہ خیالات ہیں۔ کیونکہ جب آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فیصلہ آلٰہی موجود ہے۔ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔ ترجمہ آپ اپنی خواہش سے نہیں بولتے۔ بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے وحی ہوا کرتا ہے۔ لہٰذا جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ عین منشاء الٰہی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات کے بعد فقہاء عظام کے اقوال کی در اصل کوئی ضرورت نہ تھی۔ لیکن اقوال ذکر کرنے کی اس لئے ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات آپ ہی کے دوسرے ارشادات سے منسوخ ہو چکے ہیں۔ اسکئے ممکن ہے کہ بعد کے فقہاء امت نے انکو اب معمول بہا نہ بنایا ہو۔ لہٰذا یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات محکمات اور معمول بہا امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

گذارش آخری

اے عزیز بھائیو۔ جب اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور علماء امت کے ہاں باجہ بجانا قابل لعنت ملامت وغیرہ القاب شنیعہ ہی تو کیا ہم مسلمانوں کا یہ فرض نہیں۔ کہ اس مردود فعل سے اجتناب کریں ورنہ خطرہ ہے کہ اپنی حلال کی پاک کمائی کو اس مردود فعل میں صرف کرنیکے باعث کہیں ہم بھی مردود نہ ہو جائیں + نعوذ باللہ مِنْ شرورِ انفسنا و هو الموفق والمعین والهادی الی الصراط المستقیم۔

تصدیقیں علمائے کرام

۱۔ حضرت مولانا مولوی ابوالحسن شاہ تاج محمود صاحب۔ امروٹ (صدر جمعیت العلماء سندھ)

۲۔ مدخل ابن حاج میں لکھا ہے۔ گانا سننا چاروں مذہب میں ناجائز ہے۔ اور اگر باجے بھی ساتھ ہوں تو اس کی قباحت بڑھ جاتی ہے۔ اغاثۃ اللھفان میں ہے مذھب ابی حنیفۃ فی ذالک من اشد المذاھب وقولہ فیہ اغلظ الاقوال وقد صرح اصحابہ بتحریم سماع الملاھی کلھا کالمزمار والدف حتی الضرب بالقضیب وصرحوا بانہ معصیۃ یوجب الفسق وترد بہ الشھادۃ ص۱۲۰۔ لہذا حنفی بھائیوں کو اور لوگوں سے بڑھ کر گانے باجے سے نفرت کرنی چاہئے۔ (حضرت مولانا مولوی) ابو محمد احمد صاحب عفی عنہ امام مسجد صوفی لاہور

۳۔ بلاشبہ امور مذکور گانا بجانا۔ انگریزی۔ دیسی باجے بیاہ شادی میں خواہ بلا بیاہ شادی بجوانا علے ہذا منادی کرنے والوں کا باجوں کے ساتھ منادی کرنا مطلقاً حرام اور ناجائز اور اس میں روپیہ خرچ کرنا تبذیر اور اسراف بیجا ہے اللہ جل شانہ اپنی کلام مقدس میں ارشاد فرماتا ہے۔ ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین اور حضرت عبداللہ بن عباس رئس المفسرین فرماتے ہیں۔ کہ ایہ کریمہ ومن الناس من یشتری لھو الحدیث میں لھو الحدیث سے مراد گانا بجانا ہی ہے لہذا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ضرور ان محرمات سے تائب ہو کر اپنا مال حرام طریقوں میں خرچ کر کے مسرف اور مبذر نہ بنیں۔ اور جو لوگ انجمن کوشش کریں ان پر لازم ہے کہ پہلے خود داڑھی منڈوانی اور منڈوانے میں خرچ کرنے سے تائب ہوں تاکہ مستحق اس آیۃ کریمہ کے نہ ہوں۔ یایھا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ تاکہ ان کے قول میں اثر ہو۔ اور صورت کامیابی اور حصول ثواب دارین کو نہ بھلاوے۔ (حضرت مولنا مولوی) ابو محمد محمد دیدار علی رضا الخطیب فی مسجد وزیر خان المرحوم۔

۴۔ الجواب صحیح۔ (حضرت مولانا مولوی) اصغر علی روحی صاحب عفا اللہ عنہ پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور

۵۔ شادیوں میں جو اور اسراف آجکل بہت سے خلاف شرع ہوتے ہیں۔ منجملہ ان کے باجا اور ناچ رنگ ہے جو اسراف اور ممنوع ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو اس سے پرہیز کرنی چاہیئے اور محض حظ نفس کے لئے یہ کام نہ کیا جائے۔ واللہ اعلم۔

(حضرت مولانا مولوی) احمد علی (صاحب) عفی عنہ پروفیسر اسلامیہ کالج و خطیب مسجد شاہی لاہور۔

۶۔ ذلک کذٰلک و انا مصدق بذٰلک

(حضرت مولانا مولوی) محمد یار (صاحب) امام و خطیب و مفتی مسجد طلائی لاہور۔

۷۔ الجواب صحیح۔ (حضرت مولانا مولوی حافظ قاضی) ضیاء الدین (صاحب) ایم۔ اے بی ٹی سابق پروفیسر ٹریننگ کالج لاہور۔

۸۔ مزامیر اور ملاہی شرعاً حرام ہیں۔ اگر شادی والے اس محرم شرعی کو حلال سمجھیں اپنے رواج کو شریعت پر فوق اور اعلیٰ سمجھیں اس صورت میں اسلام سے خارج ہو جائیں گے۔ شادی میں دف بجانا محض اعلان کے لئے جواز کی صورت ہے لیکن باجہ مروجہ بلاشک اعلیٰ قسم کے مزامیر ہیں انکی حرمت شریعت مصطفویہ علی صاحبہا الف تحیۃ ثابت ہے۔ اس کو غیر محرم کہنے والا یا تو وہ جاہل محض ہوگا یا شرعی حکم کا منکر اور محقر ہوگا۔ ایسی صورت میں انعقاد نکاح مشکوک ہے اگر زوجین بھی مزامیر کو لازمی سمجھتے ہوں اسوقت وہ اسلام سے خارج ہونگے۔ اہل اسلام کو ایسے لوگوں کے نکاح میں شرکت فضول بلکہ ناجائز ہے ھذا ما عندی واللہ اعلم۔

(حضرت مولانا مولوی) مفتی عبد القادر (صاحب) عفی عنہ (سابق مدرس مدرسہ غوثیہ عالیہ تکیہ سادھوان لاہور

۹۔ نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم بلاشبہ گانا بجانا لہو لعب ہے اور لہو لعب حرام ہے مرتکب ان افعال قبیحہ و حرکات شنیعہ کے لاریب فاسق و فاجر مرتکب کبائر مورد غضب جبار و مستحق عذاب نار ہیں۔ نیز مسرف و مبذر ہونے میں شک نہیں۔ لہٰذا بحکم قرآن عظیم اخوان الشیاطین ہیں مولےٰ تعالیٰ مسلمانوں کو اعمال حسنہ و افعال محمودہ کی توفیق عنایت فرمائے۔ اور ارتکاب منہیات سے بچائے آمین۔ نمقہ بقلمہ وقالہ بفمہ العبد المذنب ابو البرکات

(حضرت مولانا مولوی) سید سید احمد (صاحب) السنی الحنفی القادری الرضوی الالوری المفتی المقیم فی بلدۃ اکبر آباد

۱۰۔ مجیب لبیب نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے درست ہے۔

(حضرت مولانا مولوی) محمد عبد الستار (صاحب) عفی عنہ مفتی مسجد شاہی لاہور۔

۱۱- مسئلہ مزامیر کے متعلق جو کچھ مجیب نے تحریر فرمایا ہے۔ بالکل صحیح ہے چنانچہ فرقان حمید میں ہے لا تبذر تبذیرا اور بعض فتاوی میں حدیث "استماع الملاھی معصیۃ والجلوس علیھا فسق والتلذذ بھا کفر" منقول ہے جس سے مزامیر کی حرمت صاف معلوم ہوتی ہے۔ (حضرت مولانا مولوی) عبدالعزیز (صاحب) مدرس مسجد شاہی لاہور۔

۱۲- الجواب۔ الحمد للہ رب العالمین۔ یہ باجے اور ملاہی (چنانچہ مجیب نے قرآن اور احادیث سے ثابت کر دیا) منع اور حرام ہیں اور شیطانی قرآن ہیں۔ سب سے بڑھکر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ان سے بتاکید و تشدد مزید منع کرتے ہیں خصوصاً وہ لوگ جو شادیوں میں۔ نبوی (صلے اللہ علیہ وسلم) سنت کے مطابق سادگی کے ساتھ شادی کرنے کو عیب اور بے عزتی جانتے ہیں اور باجوں وغیرہ وغیرہ ملاہی اور شر اور شور اور قسم قسم اسراف و فخر اور دکھاووں کے ساتھ شادی کرنے کو عزت جانتے ہیں۔ یہ کفر ہے کہ سنت سرور کائنات کو بنظر حقارت دیکھا۔ اور کفار ہند اور مسرفوں کے اقتداء اور مشابہت کو عزت جانا۔ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون۔ ایسی شادیوں میں ایسے لوگوں کے ساتھ شامل ہونا حرام ہے۔ بلکہ مشکوۃ شریف میں حدیث ہے نھی رسول اللہ (صلے اللہ علیہ والہ وسلم) عن طعام المتبادین ان یوکل کہ ریاکاروں اور سنانیوالوں کے طعام اور دعوت کھانے سے حضور علیہ السلام نے منع فرمایا۔ ھذا ما عندی من الجواب واللہ اعلم بالصواب۔

العاجز۔ (حضرت مولانا مولوی) عبدالواحد (صاحب) بن عبداللہ الغزنوی وطناً السلفی مذہباً امام مسجد چینیانوالی لاہور۔

۱۳- شادی ایسی چیز نہیں جس میں اسوۂ حسنہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام کا موجود نہ ہو۔ پس اگر مسلمان مفاد دارین چاہتے ہیں۔ تو اس قسم کے اسراف سے باز آویں۔ کیونکہ اگر یہ کام عزت کا ہوتا تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شادیوں میں

ضرور ہونا۔ بعد ازاں خلفاء راشدین کے زمانہ میں ہونا۔ جبکہ مسلمانوں کی شوکت
اور ثروت پر غیر رشک کیا کرتے تھے۔ بلکہ اس ادبار کے زمانہ میں اس قسم کے
رسوم سے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالیں اور آیۃ ولا تبذر تبذیرا
اور ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ کی مخالفت سے اپنے آپ کو اس
وعید کا فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم
عذاب الیم۔ مستحق نہ بنادیں۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

(حضرت مولانا مولوی) فقیر غلام مرشد کان اللہ لہ مدرس دار العلوم نعمانیہ لاہور۔

الجواب۔ احادیث صحیحہ اور آثار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ائمہ دین خصوصاً
احناف نے مزامیر کے متعلق جس قدر روایات بہم پہونچائی ہیں کسی پر مخفی نہیں صاف طور
پر روایات اور اقوال سے حرمت مزامیر ثابت ہوتی ہے ومن الناس من یشتری
لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ کو بہت سے علماء و مفسرین نے غنا
اور مزامیر پر حمل کیا اور حدیث۔ الغناء ینبت النفاق کما ینبت الماء الکلأ
کو بہت سے احناف نے اپنا مستدل بنایا ہے۔ لہذا حرمت مزامیر میں کسی
قسم کا شک نہیں۔ خصوصاً موجودہ زمانہ میں لوگوں نے جس قدر غلو اس معاملہ میں
شروع کر دیا ہے۔ اگر حرمت منصوصہ نہ ہوتی تب بھی اقتران مفاسد کے باعث
حرمت لغیرہ کا حکم دیا جاتا۔ یہاں تو دونوں سبب حرمت موجود ہیں۔ لہذا مسلمانوں کو
اس فعل شنیع اور حرکت ناجائزہ سے مجتنب و محترز رہنا ضروری ہے۔ ھذا
ما عندی واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

(حضرت حافظ مولانا مولوی) نجم الدین (صاحب) عفی عنہ پروفیسر اورینٹل کالج لاہور

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد

مدرسہ قاسم العلوم کی

غرض و غایت

اراکین انجمن خدام الدین نے مدرسہ قاسم العلوم اس ارادہ سے قائم کیا ہے کہ ایسے عالم مسلمانوں میں تیار کئے جائیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے نمونہ پر کریں۔ یعنی علوم دینیہ کو ذریعہ معاش نہ بنائیں اور اپنی روزی کا سوال حل کرنیکی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں گورکھ دھندے پیدا نہ کریں۔ اپنے حلقۂ اثر کو محدود و مخصوص بنانیکے لئے دوسروں پر تکفیر کی بوچھاڑ نہ برسائیں۔ اپنا کسب کر کے کھائیں (اسلئے مدرسہ میں مختلف کسب بھی سکھائے جاتے ہیں) اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کی دینی خدمت کریں اور ضرورت ہو تو مخالفین اسلام سے مناظرہ بھی کر سکیں۔ حالات زمانہ سے واقف ہوں (اسلئے اخبار طلبہ سے پڑھوائے جاتے ہیں)، اور اگر خدا تعالیٰ وسعت دے تو بقدر ضرورت سائنس سے ان علماء کو آشنا بنایا جاوے اور السنہ مغربیہ میں سے

کم ازکم انگریزی زبان میں بآسانی نوشت وخواند کرسکیں بفضلہ تعالیٰ غرہ ذیقعد ۱۳۴۱ھ سے مدرسہ اپنے مقاصد کے ابتدائی مراحل کو خوش اسلوبی سے طے کر رہا ہے واللہ الموفق والمعین۔

مدرسہ قاسم العلوم کی آمد و صرف

آمد	صرف
صفر ۱۳۴۱ھ سے شعبان ۱۳۴۲ھ	صفر ۱۳۴۱ھ سے شعبان ۱۳۴۲ھ
پائی — آنہ — روپیہ	پائی — آنہ — روپیہ
۳ — ۱۵ — ۳۹۰۷	۰ — ۰ — ۲۲۵۳
رمضان ۱۳۴۲ھ سے شعبان ۱۳۴۳ھ	رمضان ۱۳۴۲ھ سے شعبان ۱۳۴۳ھ
۹ — ۱۰ — ۳۷۲۷	۲ — ۱۵ — ۳۲۴۰
میزان کل آمد ۰ — ۱۰ — ۷۶۳۵	میزان کل صرف ۲ — ۱۵ — ۵۴۹۳

(بقایا: پائی ۱۰ — آنہ ۱۰ — ۲۱۴۱)

مقاصد مجوزہ کی تکمیل کا زینۂ اولین مکان ہے

ان تمام مقاصد کو کماحقہ تب ہی عملی جامہ پہنایا جاسکتا ہے کہ انجمن خدام الدین کے پاس ایک ایسا وسیع عمدہ بہت بڑا مکان ہو جسمیں کئی استاد طلبہ کی تعداد کثیر کو لیکر اپنے اپنے کمال سے انہیں مزین وآراستہ کریں۔

مکان تجویز شدہ کے لئے سرمایہ کی ضرورت

بفضلہ تعالیٰ اراکین انجمن نے ایک عمدہ قطعہ زمین کا مدرسہ قاسم العلوم کیلئے تجویز کیا ہے جس کا رقبہ ۲½ کنال ہے اور قیمت تین ہزار دوسو پچاس روپیہ ہے علاوہ قیمت کے کم ازکم بیس ہزار روپیہ تعمیر مکان کیلئے چاہیئے جسکے متعلق یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مخلص و ایمان دار بندوں کے ہاتھوں ہی سے اس کار خیر کو سرانجام کرائیگا تاکہ وہ اس صدقہ جاریہ کو عاقبت کی نجات کا ذریعہ بنائیں وما توفیقنا الا باللہ وہو حسبنا ونعم الوکیل

العارض احمد علی عفی عنہ ناظم مدرسہ قاسم العلوم متعلقہ انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور